روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۶ | ہفتہ | ۱۴۱۴ھ، ۱۲-تبلیغ ۱۳۷۳ہش، ۱۲-فروری ۱۹۹۴ء

ربوہ میں کھیلوں کے مقابلے حکماً بند کروا دیئے گئے

ربوہ=۱۰- فروری- سرکاری انتظامیہ نے حکم دیا ہے کہ ربوہ شہر کی حدود میں ہونے والے کھیلوں کے مقابلے جو ۹- فروری سے ۱۱- فروری تک منعقد ہو رہے تھے' فوری طور پر بند کر دیئے جائیں- چنانچہ یہ مقابلے جس مرحلے پر بھی تھے- ۱۰- فروری کی دوپہر کو بند کر دیئے گئے- فاضل

باقی صفحہ ۸ پر

ہنگری میں بوسنین کیمپ سے امداد لے جانے والے احمدیوں سے ٹیلیفون گفتگو

تین بوسنین نے بھی گفتگو کی اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا

ٹیلیفون کال پر ہونے والی گفتگو احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو LIVE سنائی گئی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر بات چیت کے پروگرام ۸- فروری ۱۹۹۴ء میں بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- ۸- فروری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روازنہ کے پروگرام میں فرمایا جماعت احمدیہ کے جو افراد ۱۹۵۳ء میں ۱۹۷۴ء میں یا بعد میں ظلموں کا نشانہ بنے ان کے گھر جلائے گئے یا لوٹے گئے ان پر اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل فرمایا کہ ان کو پہلے سے بہت بڑھ کر مال عطا کیا- جو پھیریاں لگاتے تھے اللہ نے ان کو دکانیں عطا کر دیں-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تاریخ محفوظ ہونی چاہئے- جہاں جہاں ایسے واقعات ہوئے ہیں ان کو محفوظ کیا جائے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ان واقعات کی تصدیقیں احمدیوں اور غیر احمدیوں سے حاصل کی جائیں- اور مرکز میں ان کا ریکارڈ رکھا جائے اور اس کی کاپی یہاں لندن بھی ارسال کی جائے-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دوسرا پہلو جو نسبتاً" زیادہ نظرانداز ہوا ہے یہ ہے کہ بعض ایسے شریف النفس لوگ بھی ہیں جو انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں- تھانیدار ہیں یا مجسٹریٹ ہیں انہوں نے بہادرانہ فیصلے کر کے انصاف کا سر اونچا رکھا ہے- ان کی تاریخ بھی محفوظ کی جائے- مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں پر بھی رحم فرمائے گا- ان کی تصاویر بھی ساتھ ساتھ اکٹھی کی جائیں اور یہ معلوم کیا جائے کہ اللہ نے ان پر کیا فضل فرمایا- یہ سارے امور ہماری تاریخ کا حصہ ہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک اور پہلو ہے وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو فرمایا کہ جو تیری اہانت کرے گا میں اس کو رسوا کروں گا- چنانچہ جنہوں نے ایسے کام کئے ہیں اللہ نے ان کو رسوا کر کے رکھ دیا ہے- ان کا بھی ریکارڈ محفوظ کیا جائے-

حضرت صاحب نے فرمایا جو لوگ احمدیوں پر ظلم اور سفاکی کی داستانیں رقم کر رہے ہیں ان کا بھی ریکارڈ رکھا جائے اور ان کی تصاویر اکٹھی کی جائیں- تاکہ آنے والی نسلوں کو جب ان کے مظالم بتائے جائیں تو ساتھ ان کی شکل بھی دکھائی جا سکے کہ یہ لوگ تھے جنہوں نے احمدیوں پر ظلم کئے تھے-

ہنگری کے بوسنین کیمپ سے فون کال حضرت صاحب کی گفتگو کا سلسلہ جاری تھا کہ ہنگری کے ایک مقام نجاناڈ سے برطانیہ کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم سید احمد یحییٰ صاحب کا فون موصول ہوا- حضرت صاحب نے فون پر ان سے بات کی اور ٹیلی ویژن کے ناظرین کو بتایا کہ یہ اہل بوسنیا کی مدد کے لئے ایک بڑا امدادی قافلہ لے کر گئے ہیں- حضرت صاحب نے علیک سلیک کے بعد ان سے بات کی مکرم سید احمد یحییٰ صاحب ابن مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ' نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے وہ بالکل بخریت ہیں- نجاناڈ کا یہ کیمپ ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپسٹ سے ۲۵۰ کلومیٹر دور ہے اور کروشیا کے بارڈر پر ہے- کل ہمارے دو ٹرک یہاں پر امدادی سامان اتار کر گئے ہیں- باقی چھ ٹرک کروشیا کے اندر آ گئے تھے- اس کے بعد ان سے رابطہ منقطع ہے امید ہے کہ کل تک ان سے رابطہ ہو جائے گا- حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ راستہ بین الاقوامی طور پر محفوظ قرار نہیں دیا گیا- مکرم احمد یحییٰ صاحب نے بتایا کہ بظاہر محفوظ تو ہے مگر خطرات بھی ہیں- حضرت صاحب نے ان کی حفاظت کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ خدا کی خاطر مصائب برداشت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے گا-

مکرم احمد یحییٰ صاحب نے بتایا کہ ہم جب

باقی صفحہ ۴ پر

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کا اعزاز

○ احباب کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی سپیشلسٹ برائے امراض نسواں و زچہ و بچہ Gynae • Obstetrics محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کو رائل کالج آف گائناکالوجی کی فیلو شپ کے اعزاز کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے- یہ اعزاز موصوفہ نے بہت کم عرصہ کی میڈیکل سروس کے بعد حاصل کیا ہے-

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے اس سے قبل ممبر رائل کالج آف گائناکالوجی کا اعزاز ۱۹۸۱ء میں حاصل کیا تھا- اس وقت وہ سینئر ہاؤس آفیسر تھیں- ڈاکٹر صاحبہ ۱۹۸۵ء سے فضل عمر ہسپتال میں خدمات بجا لا رہی ہیں- آپ نے یہاں پر گائنی کا شعبہ جدید سائنسی بنیادوں پر استوار کیا- خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج فضل عمر ہسپتال کا یہ شعبہ علاقے بھر میں اپنی افادیت کی وجہ سے بے حد نیک نام ہے-

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں جماعت احمدیہ کے دیرینہ مخلص خادم حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں- احباب سے ان کی مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

○ مکرم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر الفضل (اسیر راہ مولا) کی خوشدامن ان دنوں شدید علیل ہیں- کئی دنوں سے بے ہوش ہیں حالت تشویش ناک ہے-

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی- ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۲- تبلیغ ۷۳ ۱۳ھش ۱۲- فروری ۱۹۹۴ء

بات چیت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک روزانہ لائیو پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن سے پاکستان کے وقت کے مطابق رات آٹھ بجکر دس منٹ سے آٹھ بجکر پچاس منٹ کے لگ بھگ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ حضرت صاحب کبھی اردو میں اور کبھی انگریزی میں اپنے احباب سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اور احباب و خواتین کے سوالوں کے جوابات دیتے ہیں۔ اہم مسائل پر راہ نمائی فرماتے ہیں۔ فوری ضرورت کی باتیں کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ دنیا بھر کے احمدی احباب و خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا روزانہ کا رابطہ ہے جو آپ کی دید کے شوق میں بے تابانہ اپنے ٹی وی کے سامنے آتے ہیں اور ہر بات کو پورے غور اور توجہ سے سنتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات دلوں میں زندگی کی ایک نئی رمق پیدا کرتے ہیں اور افسردہ دلوں کو نئے ولولوں سے جینے کا تازہ حوصلہ دیتے ہیں۔ ایمان میں ایک نئی تازگی اور سوچوں میں ایک نئی لہر پیدا ہوتی ہے۔ یہ زندگی کا وہ چشمہ ہے جو ہر روز تازہ پاکیزہ اور مصفی آسمانی پانی ہم تک پہنچاتا ہے۔ یہ وہ لطف و مسرت کی دنیا ہے جو ہر روز ایک نیا رنگ اور نیا آہنگ دکھاتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خود ہی اس پروگرام کے ماڈریٹر ہوتے ہیں خود ہی پروڈیوسر ہوتے ہیں اور خود ہی مرکزی نقطہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے گرد آج کی روحانیت کی دنیا چکر لگا رہی ہے۔ یہ وہ وجود ہے جس کے قلب صافی سے پھوٹنے والی نورانی شعاعیں آج جدید ترین مواصلاتی ذرائع کے ذریعے دنیا بھر میں ایک زبردست روحانی ارتعاش پیدا کر رہی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں جتنی بھی سائنسی ترقی ہو رہی ہے یا جتنے بھی انقلابات آتے ہیں ان سب کا مقصد احمدیت کی ترقی کی راہ ہموار کرنا ہے۔ ڈش انٹینا کے ذریعے جب مواصلات کا نیا دور ساری دنیا میں شروع ہوا تو ایک نظر میں یوں نظر آتا تھا کہ اب ساری دنیا پہلے سے کئی گنا بڑھ کر بے حیائی اور گناہ کی آغوش میں جا گرے گی۔ اور جو چیزیں پہلے لوگ چھپ چھپ کر دیکھتے تھے اب ان کے گھروں میں نظر آنے لگیں گی۔ لیکن یہ کون جانتا تھا کہ ڈش انٹینا کا یہ نظام دنیا میں ایک زبردست روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ اور اب شیطان کے خلاف ایک ایسا عظیم عالمی حملہ شروع کر دیا گیا ہے جس کے نتائج روز افزوں کامیابیوں کے ساتھ دن رات سامنے آتے رہیں گے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ایک زبردست تاریخ بنتی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

مٹنا نہیں جنکو وہ مٹائے نہیں مٹتے
تم ان کو دباؤ گے تو ابھریں گے زیادہ
افلاک کی رفعت کو سمجھتے ہیں وہ منزل
غیروں کے تشدد کو بنا لیتے ہیں جادہ

ابوالاقبال

لازم ہے کہ جس وقت بھی کرنا ہو کوئی کام
اس کام سے پہلے فقط اللہ کا لو نام
رحمٰن و رحیم اس کے ہیں دو نام صفاتی
جو موجب تسکین ہیں اور حامل انعام

تعاون کرو نیکیوں میں سدا
بدی میں تعاون نہیں ہے روا
گناہوں کی راہوں سے بچتے رہو
ہمیشہ رہے دل میں خوف خدا

سلیم شاہجہانپوری

آپ خواہ پوچھیں نہ پوچھیں ہم رہیں گے باوفا
ہم تو ٹھہرے خوگرِ غم، غم سے گھبرائیں گے کیا

ہم محبت کے سبب رُسوائے عالم ہو گئے
اب عقوبت کے لئے وہ کونسی دیں گے سزا

عشق نے دنیا کے سایوں سے کیا ہم کو غنی
سایۂ دیوار جاناں ہی ہمیں کافی رہا

جانتا ہوں قدرِ خود میں خود نمائی کیا کروں
کاش خود ہی مہرباں ہو جائے چشمِ نیم وا

غیر ممکن ہے ہماری مسکراہٹ چھین لے
فلکِ کج رفتار یا ظلمِ رقیبِ بے وفا

حاجتِ تیشہ زنی شبیر کو لازم نہیں
جبکہ اک شیریں دہن منبع ہے جوئے شیر کا

شبیر احمد

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

اس سلسلہ میں اب دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ اپنی بچیوں کی حفاظت کی خاطر شروع ہی سے ان کے اوپر دینی ذمہ داریاں ڈالنا شروع کر دیں ان کے سپرد کوئی ایسے اعلیٰ درجہ کے کام کر دیں جن کے نتیجہ میں ان میں ایک احساس پیدا ہو کہ ہم بہت عظیم خواتین ہیں ہم خاص مقاصد کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے کام دنیا میں سرانجام دینے ہیں۔ یہ احساس ہے جو بہت سی بدیوں سے انسان کو بچاتا ہے۔ اور بچپن ہی میں اس احساس کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ اب میری فیملی ملاقاتیں ہوتی ہیں' ان میں میں نے دیکھا ہے جو بچے وقف نو میں شامل ہیں ان کی مائیں جب ان کا تعارف کراتی ہیں تو ان کے اندر ایک اور اپنائیت کا جذبہ ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے وہ ان کے کانوں میں ڈال رہی ہیں کہ تم وقف ہو' تم وقف ہو تم ہمارے نہیں تم جماعت کے ہو گئے ہو تو بعض بچے اس جوش کے ساتھ آ کے گلے سے چمٹ جاتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ ہم آپ کے ہو چکے ہیں' یہ ماں باپ تو اتفاقاً ہمارے ماں باپ ہیں۔ مستقل ہم آپ کے ہیں اور ایسا معصومانہ پیار کا جذبہ ان سے بے ساختہ پھوٹتا ہے کہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی جذبہ ہے جو ان کی آئندہ حفاظت کرے گا۔ انہیں صحیح رستے پر قائم رکھے گا۔ ان کے اندر یہ احساس رہے گا کہ ہم عام لوگوں سے مختلف اور ایک خاص اعلیٰ مقصد کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی قسم کا جذبہ باقی بچوں میں بھی پیدا کرنا چاہئے خواہ وہ وقف نہ ہوں۔ کیونکہ یہ جذبہ انسان کے اندر ایک محافظ پیدا کر دیتا ہے۔ ایک بیرونی محافظ ہوا کرتا ہے جو ماں باپ کی نصیحتیں ہیں یا ماحول کی نصیحتیں ہیں۔ یہ بیرونی محافظ ہمیشہ انسان کا ساتھ نہیں دیا کرتے۔ لیکن ایک اندرونی محافظ ہوتا ہے جو اپنے ضمیر سے اٹھتا ہے۔ اس کی آواز بڑی طاقت والی ہوتی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر انسان کے اوپر پڑتا ہے۔ اگر آپ اس برے ماحول سے اپنی اولاد کو بچانا چاہتی ہیں تو ہر ایک کے ضمیر سے اس کے محافظ کو جگا دیں جسے خدا نے ہر ضمیر میں رکھا ہوا ہے اور اس کے اندر ایک لگن پیدا کر دیں ایک جذبہ پیدا کر دیں' ایک احساس برتری پیدا کریں کہ تم زیادہ اعلیٰ کاموں کی خاطر پیدا کی گئی ہو۔ تم اعلیٰ مقاصد کے لئے بنائی گئی ہو۔ تم نے دنیا کے حالات بدلنے ہیں۔ دنیا کے پیچھے نہیں لگنا بلکہ دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔ اس قسم کا احساس اگر بچپن میں پیدا کر دیا جائے تو بعد میں ایسے بچے خواہ کسی سکول میں جائیں خواہ ماں باپ کی نظر سے دور بھی ہٹ جائیں۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کے ضمیر کا وہ محافظ اور نگران ان کو ہمیشہ صحیح رستہ پر قائم رکھتا ہے اور ایسے بچے ہمیشہ اپنے سکولوں میں' اپنے ماحول میں (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے ہیں اور پھر گھر آ کر اپنے ماں باپ کو سناتے ہیں کہ آج یہ بات ہوئی اور ہم نے یہ جواب دیا اور پھر جب ملاقاتوں کے وقت یہ مجھے اپنی باتیں سناتے ہیں تو بعض دفعہ میں حیران رہ جاتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کو روشنی عطا کرتا ہے بالکل معمولی علم کے بچے بھی جب (دین حق) کی خاطر کسی مد مقابل سے حتیٰ کہ بعض دفعہ اپنے استادوں سے ٹکر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی ایسی باتیں ان کو سجھاتا ہے کہ ان کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اس تجربہ کے نتیجہ میں ان کا (دین حق) سے اور بھی زیادہ تعلق بڑھ جاتا ہے۔

پس جن ملکوں میں ہم خدمت دین کے لئے نکلے ہیں' جن تہذیبوں سے ہمارا واسطہ ہے ان کا زہر بہت گہرا ہے اور اس سے اپنی اولاد کو بچانا ہمارے اولین مقاصد میں سے ہونا چاہئے اور یہ حفاظت دفاعی طور پر نہیں ہو سکتی بلکہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ یہ ایک قسم کی جارحیت اختیار کریں اور وہ جارحیت کوئی ظالمانہ یا دشمنی والی جارحیت نہیں ہے بلکہ ایسی جارحیت ہے جیسے ماں اپنی محبت میں اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے۔ وہ جارحیت محبت کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں ایک بے انداز قوت پیدا ہو جاتی ہے بہت بڑی دلیری پیدا ہو جاتی ہے۔ محبت کے نتیجہ میں جو جارحیت ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ آپ میں سے وہ لوگ جنہوں نے پنجاب میں یا ہندو پاکستان میں یا کہیں اور دیہاتی علاقے میں تربیت پائی ہے انہوں نے بارہا اپنے گھروں میں دیکھا ہو گا کہ مرغیاں ہیں جن کے چھوٹے چھوٹے چوزے ہوتے ہیں لیکن مرغی کی طبیعت میں چونکہ جارحیت نہیں بلکہ ایک خوف زدہ سا معصوم سا جانور ہے اور ہر چیز سے بھاگ جاتا ہے جبکہ بلی کی طبیعت میں جارحیت ہے' کتے کی طبیعت میں جارحیت ہے لیکن جب چھوٹے بچوں پر کتا یا بلی حملہ کرتے ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ مرغیاں اس طرح بپھر کر ان پر پڑتی ہیں اور اس قدر طبعی جوش ان کے اندر پیدا ہو جاتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ واقعہ دیکھا ہے اور میں حیرت زدہ رہ گیا کہ کتا اسی بپھری ہوئی مرغی سے ڈر کر بھاگ گیا کیونکہ اس کی فطرت کو یہ معلوم تھا کہ محبت کی جارحیت کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ یوں لگتا ہے اس کے اندر ایک شیر تھا جو بیدار ہو گیا تو (دین حق) کے لئے اپنے بچوں میں ایسی جارحیت پیدا کریں جو محبت کی جارحیت ہے اور اگر آپ یہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو آپ یقین رکھیں کہ آپ کی اولاد ہمیشہ مخالف ماحول پر غالب رہے گی۔ کوئی دنیا کی طاقت اسے مغلوب نہیں کر سکے گی کیونکہ واقعۃً محبت کی جارحیت جیسی کوئی اور قوت نہیں ہے اور آپ ماؤں سے بڑھ کر اور کون جانتا ہے۔ آپ کی فطرت میں خدا نے یہ بات رکھ دی ہے اور (دین حق) کو ایسی ماؤں کی ضرورت ہے جو اس رنگ میں اپنی اولادوں کی تربیت کریں۔

آج کے دور میں پیدا ہونے والے بچوں پر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آئندہ نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔ کثرت کے ساتھ لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ صرف زبان کی بات نہیں ہے۔ اپنے اعمال سے' اپنی تنظیم اور نظم و ضبط کے ذریعے احمدیوں کو ایسے نمونے بنانے پڑے گے جن کے نتیجے میں ہر دیکھنے والا ان نمونوں سے متاثر ہو اور ان کے ساتھ رہنا ہی ان کی تربیت کا موجب بن جائے۔ پس ایسے اچھے بچے پیدا کرنے کے لئے آپ کو اچھی ماں بننا ہو گا۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ اچھی مائیں نہ بنیں اور اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتی رہیں اور دعائیں منگواتی رہیں کہ ان کو خدا اچھا بنا دے۔ ایسی مائیں جو دنیا کی ہو چکی ہوتی ہیں جن کی تمنائیں دنیا کے لئے وقف ہو جاتی ہیں' جن کی خواہشات دنیا کی زندگی کے لئے وقف ہو جاتی ہیں بعض دفعہ ان کے دل میں بھی دین کی محبت ہوتی ہے اور پہلی منزل پر وہ نہیں سمجھتیں کہ ہمارا رخ کس طرف ہے۔ دل میں بچپن سے یہ بات داخل کی جا چکی ہے اور جاگزین کی جا چکی ہے کہ دین دنیا پر غالب رہنا چاہئے چنانچہ وہ اپنے بچوں کے لئے دین ہی مانگتی ہیں اور دین کی دعائیں کرتی ہیں اور جب بھی موقعہ ملے وہ لکھتی بھی ہیں لیکن خود وہ دنیا کی ہو چکی ہوتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے بالآخر ہاتھوں سے ضرور نکل جاتے ہیں کیونکہ بچوں کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ ذہانت رکھی ہے کہ اپنے ماں باپ کے اصل مدعا کو پہچان لیتے ہیں۔ اگر ماں باپ ان کو کہیں کہ اچھے بنو' سچے بنو' نیک بنو اور خود جھوٹ بول رہے ہوں' خود وقت ضائع کر رہے ہوں' خود خواہشات دنیا کی ہوں تو بچے خاموش بھی رہیں گے تو دل ان کا بتا رہا ہو گا کہ ماں باپ گپیں مارتے ہیں۔ ان کو دنیا زیادہ اچھی لگتی ہے دین نسبتاً کم اچھا لگتا ہے اگر ماں باپ کے دل میں دین کی گہری محبت ہو تو وہ خاموش بھی ہوں تو ان کے بچوں پر بہت نیک اثرات پڑتے ہیں۔ ہم نے ایسی جاہل مائیں بھی دیکھی ہیں جو دنیا کے لحاظ سے جاہل لیکن دل میں نیکی اور اللہ اور رسول کی محبت جاگزیں تھی۔ سادہ سے لوگ تھے۔ پرانے زمانوں کے لوگ لیکن ان کی اولادیں سب کی سب خدا کے فضل سے دیندار بنیں۔ اور جب آپ ان سے پوچھیں تو وہ آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ تو ہماری ماں کا احسان ہے' اس نے دودھ میں ہمیں اللہ کی محبت پلائی۔ پس یہ جو دودھ پلانے کا محاورہ ہے اس میں بہت گہری حکمت کی بات ہے۔ دودھ میں محبت پلانے کا مطلب یہ ہے کہ ان ماؤں کے خون میں وہ محبت رچی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ دودھ پلائیں تو دودھ کے ذریعے وہ محبت بچوں میں جاتی ہے۔ وہ باتیں کریں تو باتوں کے ذریعے وہ محبت جاتی ہے۔ لوریاں دیں تو تب بھی وہ محبت ان کے دلوں میں جاتی ہے۔ وہ ان کو جب پیار کی نظروں سے دیکھتی ہیں تو ساتھ (اللہ کے نام سے) کہتی ہیں اور دعائیں کرتی جاتی ہیں کہ اللہ ان کو نیک بنائے' اللہ ان کو نیکی پر پروان چڑھائے ایسی سادہ مائیں جو خود عالم نہ بھی ہوں۔ دین کا کوئی خاص علم نہ بھی رکھتی ہوں لیکن تقویٰ رکھتی ہیں اور سب سے اچھا ورثہ جو ماں کسی بچے کو دے سکتی ہے وہ تقویٰ کا ورثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے زائل ہونے کا خوف' یہ تقویٰ ہے جو مائیں اپنے بچوں کو عطا کر سکتی ہیں۔ ان چیزوں کی طرف توجہ کریں اور یہ کام بچپن میں ہونے چاہئیں۔

جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں (آپ کے تعلق میں بچیوں کی مثال زیادہ مناسب ہے)

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۱

امدادی سامان لے کر اس کیمپ میں پہنچے تو بوسنین اتنے خوش ہوئے کہ میں بتا نہیں سکتا۔ جونہی ہم کیمپ میں داخل ہوئے لوگ بھاگتے ہوئے ہماری طرف آئے اور ہمیں بتایا کہ تم پہلے (دین حق کے پیروکار) گروپ ہو جو ہماری مدد کے لئے آئے ہو۔ جیسے ہی ہم آئے بوڑھی عورتیں اور مرد ہمارے پاس آئے اور ہم سے گلے مل کر رونے لگے ان سب کا ایک ہی سوال تھا کہ ہماری واپسی کا کیا بندوبست ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہاں ایک مستقل جگہ کا انتظام کرنا چاہئے جہاں سے ان کی مستقل مدد ہوتی رہے۔ آپ نے فرمایا اس کیمپ والوں کو کسی نے پوچھا ہی نہیں جرمنی اور دیگر یورپی ملکوں نے اپنے اپنے علاقوں میں بوسنین کی رہائش وغیرہ کے اچھے انتظامات کئے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی کوئی نگہداشت نہیں ہو سکی۔ حضرت نے فرمایا کہ میری طرف سے ان سے معذرت کریں کہ ہمیں ہنگری کے اس کیمپ کا پتہ ہی نہیں تھا۔ ہنگری میں جو ہماری جماعت قائم ہوئی ہے اس کے پہلے صدر صاحب مجھ سے ملنے آئے تو انہوں نے ہم کو اس کیمپ کا پتہ بتایا اور یہ بتایا کہ یہ لوگ کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ اس پر میں نے اس کیمپ کو امداد پہنچانے کا فیصلہ کیا۔

مکرم احمد یحیٰ صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ تم کو کس نے ہمارا پتہ دیا اور کس نے ہمارے پاس بھجوایا ہے تو ہم نے انہیں بتایا کہ ہمارے امام نے ہمیں بھجوایا ہے۔ جب ہم یہ بتاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اپنے امام کے بارے میں ہمیں بتاؤ۔ ان کے ساتھ ون ٹو ون ملاقاتیں ہو رہی ہیں ہر ایک کی خواہش ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کے ساتھ کافی پئیں۔

حضرت صاحب نے ٹیلیفون پر سلسلہ بات چیت جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان کو یہاں لندن آنے کی دعوت دیں۔ ہم پوری طرح ان کی مہمان نوازی کریں گے اور عزت افزائی کریں گے۔ میں ان سب کے لئے باقاعدگی سے دعا کر رہا ہوں۔ اللہ کرے گا تو ان سب سے جب حالات ٹھیک ہو جائیں گے، بوسنیا جا کر ملاقات کروں گا۔

مکرم احمد یحیٰ صاحب نے بتایا کہ یہاں پر ایک نفسیاتی کیس ہے۔ اس کے خاندان کے افراد کو اس کے سامنے قتل کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک ایسا بھی شخص ہے جسے قرآن کریم سے غیر معمولی محبت ہے۔ وہ ہم کو دیکھتے ہی اونچی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتا ہے۔

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ اپنے ساتھ ہومیو پیتھی ادویات نہیں لے کر گئے؟

مکرم احمد یحیٰ صاحب نے کہا کہ ہم ہومیو پیتھی ادویہ نہیں لائے۔ یہاں کی ایڈمنسٹریشن بڑی سخت ہے وہ بڑی سختی سے چیکنگ کرتے ہیں کہ ہم ان کے لئے کیا لائے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو ہومیو پیتھی کی دوائی اگنیشیا دیں۔ یا نیٹل میور ۲۰۰ طاقت کی۔ یہ دوائیاں غم دور کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔ ایسی صورت حال کا اصل علاج تو دعا ہے۔ ان کو بتائیں کہ اپنا غم خدا کے حضور بیان کریں۔ اور خدا کے حضور روئیں۔ اس سے طبیعت ہلکی ہو جائے گی۔ اگر یہ دوائیاں نہ ملیں تو اگنیشیا تو خود بھی تیار کی جا سکتی ہے ٹیبل سالٹ لیں اور اسے ڈسٹلڈ واٹر میں ملا دیں اور پھر اس کے اوپر سورہ فاتحہ کا دم کر دیں۔

مکرم احمد یحیٰ صاحب نے بتایا کہ کل دوپہر کے وقت ہم نماز کے لئے یہاں واقع ایک مسجد میں گئے مسجد بوسنیا کے مسلمان نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ مرد آگے تھے اور عورتیں پیچھے تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو اچھی بات آپ نے بتائی۔ مگر یہاں کیمپ میں مسجد کہاں سے آگئی۔

مکرم یحیٰ صاحب نے بتایا کہ یہاں پر ایک ہال کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے جہاں پر ۳۰۰ کے قریب افراد نے نماز پڑھی۔ یہاں ایک دلچسپ بات یہ ہوئی ہے کہ ہم اپنے خدام الاحمدیہ کے یونیفارم میں ملبوس ہیں۔ ان میں سے ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ وہ یہ شرٹ پہنے۔

حضرت صاحب نے ہدایت فرمائی کہ ان کے لئے ہم یہاں سے بڑی تعداد میں ایسی شرٹس بھجوا دیتے ہیں۔

مکرم یحیٰ صاحب نے بتایا کہ ہم نے ان کو احمدیت کے بارے میں بتایا تو ان میں سے کئی لوگ کہنے لگے کہ ہم بھی آپ کی ایسوسی ایشن کے رکن ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے انہیں سمجھائیں کہ ہمارا یہ طریقہ نہیں ہے۔ ہمارے یہ محبت کے رشتے ہیں جو اس کے بغیر بھی قائم رہ سکتے ہیں۔ اس کی خاطر یہ کام نہ کریں۔ ہاں اللہ کی محبت کی خاطر ہو تو اس کی اجازت ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بات بھی تقویٰ کے خلاف ہے کہ کسی پر احسان کر کے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ انہیں بتائیں کہ ابھی صبر کریں ہم آپ کو بتائیں گے کہ ہم کون ہیں اور ہمارے بارے میں دنیا کیا کہتی ہے۔

اس دوران فون کا رابطہ منقطع ہو گیا تو حضرت صاحب نے سوال و جواب کا سلسلہ شروع فرمایا مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے ایک سوال پیش کیا کہ کیا کوئی بچہ نماز کی امامت کروا سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہاں بالکل کروا سکتا ہے۔ بچوں کی امامت تو حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانے سے ثابت ہے۔

اس کے بعد دوسرا سوال انہوں نے کسی کا یہ بیان کیا کہ بیمار کے لئے روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے اس کی تفصیل بیان کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہر شخص خود جانتا ہے کہ وہ کس طرح کا بیمار ہے۔ اس بارے میں ہر شخص کو خود فیصلہ کرنا چاہئے۔ نہ تو زبردستی روزے رکھنے چاہئیں کہ میں تو ٹھیک ہوں اور فی الحقیقت وہ بیمار ہو۔ اس سے جسم کو مستقل رنگ کا نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ محض بہانے بنا کر روزے چھوڑنے چاہئیں۔ ہم کسی پر فتویٰ نہیں لگا سکتے۔ ہر شخص اپنا فیصلہ خود کرے۔

اس دوران مکرم احمد یحیٰ صاحب سے رابطہ دوبارہ بحال ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے بوسنین کو بہت اشتیاق ہے کہ آپ سے ملاقات ہو سکے اور وہ آپ کو دیکھ سکیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں پر ڈش انٹینا لگوا دیں۔ مکرم احمد یحیٰ صاحب نے کہا کہ اس سلسلے میں بعض مقامی مسائل ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کی طرف سے خصوصی اپیل حکومت کو بھجوائیں کہ ہم تنہا ہیں اگر ہمیں یہ اجازت مل جائے تو ہم ان کو ڈش انٹینا لگوا دیں گے جہاں سے یہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام دیکھ سکیں گے۔ بہت سے بوسنین بڑے شوق سے یہ پروگرام دیکھتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم یحیٰ صاحب نے تین بوسنین کی حضرت صاحب سے بات کروائی۔ پہلے صاحب کا نام مورس تھا یہ مسلمان ہیں ان کی عمر ۱۶ سال ہے۔ حضرت صاحب نے ان سے انگریزی میں بات کی کیونکہ یہ تینوں بوسنین اچھی انگریزی جانتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں آپ سے بات کر کے بہت خوش ہوں۔ میرے ساتھی آپ کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ سے بالآخر رابطہ قائم ہو گیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں پہلے آپ کا پتہ نہیں تھا۔ اللہ نے چاہا تو ہم اب اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مسٹر مورس نے کہا کہ آپ نے ہم سے جو رابطہ کیا ہے اس سے پہلے یہ رابطہ اور کسی نے نہیں کیا۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ حضرت صاحب نے کہا کہ آپ ہماری طرف سے بھائیوں جیسی محبت کا اظہار محسوس کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا دین ایک ہی ہے۔

اس کے بعد ایک بوسنین نوجوان بچی ملیحہ نے حضرت صاحب سے بات کی۔ حضرت صاحب نے کہا کہ میرے بھائی کی پوتی کا نام بھی ملیحہ ہے۔ اب میں بھی اسے بتاؤں گا کہ میری بھی ایک پوتی بوسنیا میں ہے اس کا نام بھی ملیحہ ہے حضرت صاحب نے عزیزہ ملیحہ کو بتایا کہ ہم جلد ہی احمدیہ ٹی وی پر زبانیں سکھانے کا پروگرام شروع کریں گے اس سے آپ ہماری زبان اردو بھی سیکھ سکیں گی۔ میں نے آپ لوگوں کے لئے ڈش انٹینا حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے جب وہ لگ جائے گا تو پھر آپ روزانہ مجھ سے مل سکیں گی۔

اس نوجوان بچی نے کہا کہ ہم یہاں قرآن سیکھتے ہیں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ اور پہلے تعوذ اور بسم اللہ پڑھو۔ عزیزہ ملیحہ نے ایسا ہی کیا اور بڑے صحیح طریق پر سورہ بقرہ کا پہلا رکوع سنایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا تمہارے منہ سے قرآن سن کر مجھ پر وجد کی سی حالت طاری ہو گئی ہے بہت اچھا۔ آپ نے اتنا اچھا قرآن پڑھا ہے کہ میں بہت خوش ہوں۔

اس کے بعد ایک تیسرے نوجوان نے جن کا نام جواد ہے حضرت صاحب سے بات کی۔ حضرت صاحب نے ان سے بھی رابطہ میں تاخیر پر معذرت کی۔ اور فرمایا کہ اب اللہ نے چاہا تو مستقل رابطہ رکھیں گے۔ اس نوجوان نے جس کی عمر ۲۰ سال ہے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہمارے برادر (دین حق کے پیروکار) ہمارے پاس آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے انہیں کہا کہ بوسنین بہت ذہین ہیں۔ اور مہمان نواز ہیں اور بہت ہی دلیر اور بہادر ہیں۔ میں دل کی گہرائی سے اس قوم کی عظمت کا قائل ہوں۔ اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ میں آپ کے لئے مسلسل دعا کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آخر کار آپ ضرور

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

پی ایل او-اسرائیل معاہدہ

اسرائیلی نمائندے اور تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندے اب ایک دوسرے سے اتفاق کرنے کی منزل میں پہنچ گئے ہیں اگرچہ ابھی تک کچھ مسائل موجود ہیں اور فلسطینیوں کو حق خود ارادیت حاصل کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ لیکن سوئٹزرلینڈ میں ڈیوس کے مقام پر جو ان کی آپس میں گفتگو ہوئی ہے۔ اگرچہ پوری طرح کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوئی۔ لیکن اسے ناکام بھی نہیں کہہ سکتے اس سلسلے میں دونوں نے کہا ہے کہ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ معاہدہ طے پا گیا ہے لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہم ایک قدم آگے بڑھے ہیں ہم دونوں کو امید ہے کہ جن باتوں پر ابھی اتفاق نہیں ہوا ان پر آئندہ قاہرہ میں ہونے والی گفت و شنید کے موقع پر اتفاق ہو جائے گا۔ ہم ایسی فضاء پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو ہمیں اتفاق کی راہ پر ڈال دے گی۔ اس موقع پر یہ بات بھی دہرائی گئی کہ اردن دریا سے جیلی تک جانے کے لئے کنٹرول کا معاملہ طے پانا باقی ہے۔ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اگر اس علاقے پر ہماری برتری ہو گی تو ہم کسی اور کو اس کے کنٹرول میں کیوں شامل کریں گے دوسری طرف اسرائیلیوں کا کہنا ہے کہ فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کے باوجود ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں کون آتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مسجد میں بم پھینکنے کی واردات

ایک اخباری خبر کے مطابق ملتان سے چالیس میل کے فاصلے پر ایک مسجد میں بم پھینکا گیا جس سے ایک شخص ہلاک ہوا اور سات زخمی۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ پندرہ روز میں یہ دوسرا دہشت گردی کا واقعہ ہے جس میں نمازیوں پر بم برسائے گئے ہیں اس سے پہلے مظفر گڑھ کے ضلع میں شہر سلطان میں ایک مسجد کے اندر بم پھینکا گیا تھا۔ جس سے چھ افراد ہلاک ہو گئے اور چالیس پچاس کے قریب زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک مسجد شیعہ حضرات کی تھی۔ اور دوسری سنی حضرات کی۔ یہ خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ پنجاب کے جنوبی علاقے میں یہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ گزشتہ سال عید کے موقعہ پر بہاولپور میں ایسی ہی دہشت گردی کا اقدام کیا گیا تھا۔ جس کے ذریعے کئی لوگ مارے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

مسزرابن رافیل

جنوبی ایشیاء کے امور کے لئے امریکہ کی نائب سیکرٹری اسٹیٹ مسزرابن رافیل نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی روک پریسلر ترمیم ہے یہ ترمیم جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کے سلسلے میں اپنا سفر پورا کر چکی ہے انہوں نے مزید کہا کہ وہ اور امریکہ کے دوسرے سرکاری آفیسر اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ کہ جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کے سلسلے میں بعض دوسری راہیں تلاش کریں برصغیر میں جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنا بہرحال ضروری ہے ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ اس سلسلے میں امریکہ کے قوانین کیا اہمیت رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۹۰ء میں پاکستان کے لئے امریکی امداد بند کی گئی تھی۔ کشمیر کے سلسلے میں مسزرابن رافیل نے کہا کہ امریکہ کی پالیسی یہ ہے کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اس سے پہلے ایک پریس بریفنگ کے موقعہ پر ان کے بعض الفاظ نے یہ رجحان پیدا کر دیا تھا کہ امریکہ کی پالیسی بدل گئی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ کشمیر کے متعلق پالیسی کے بدلنے کے سلسلے میں تھا۔ امریکہ نے ایک لمبے عرصے سے اس علاقے کے متعلق یہ سمجھ رکھا تھا۔ کہ شائد یہ علاقہ ہندوستان ہی کا ہے انہوں نے کہا کہ اب امریکہ کھل کر یہ بات کہہ رہا ہے کہ اس علاقے کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کو گفت و شنید کے ذریعے فیصلہ کرنا چاہئے اور اس گفت و شنید میں کشمیریوں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے پریس بریفنگ کے موقعہ پر رابن رافیل نے کہا کہ اس علاقے میں ہندوستان انسانی اقدار کو بری طرح پامال کر رہا ہے۔ انہوں نے تشدد پسند لوگوں کی بھی مذمت کی البتہ انہوں نے ہندوستان کی ایک بات کی تعریف کی کہ اس نے انسانی حقوق کا ایک کمیشن قائم کر دیا ہے' انہوں نے یہ بھی کہا کہ دونوں طرف صبر و تحمل کے ساتھ بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ غالباً ہندوستان اس بات کو سمجھ نہیں پا رہا ہے کہ اس مسئلے کا حل کیا ہو گا۔

☆☆☆☆☆

افغان خانہ جنگی

بتایا گیا ہے کہ افغانستان کے وزیراعظم گلبدین حکمت یار کی حزب اسلامی نے افغانی دارالحکومت میں جنوب کی طرف ایک فرنٹ کھول دیا ہے۔ اس فرنٹ کے کھولنے کی اصل وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ صدر برہان الدین کے فوجی دستے جو وہاں موجود ہیں کی پیش قدمی کو روکا جا سکے لیکن صدر برہان الدین کے فوجی دستوں نے حکمت یار کے آدمیوں کو مشرق سے بھی پیچھے دھکیل دیا ہے۔ جہاں حزب کے دستے سابق کمیونسٹ فوجیوں سے مل کر حملہ رہے ہیں جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ کہا گیا ہے افغانستان کے سیاسی حالات کے غیر مستحکم ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ صدر اور وزیراعظم جنہیں آپس میں مل کر کام کرنا چاہئے ایک دوسرے پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں حکمت یار نے تو یہ بھی کہا ہے کہ جب تک صدر برہان الدین اپنے عہدہ سے استعفیٰ نہیں دیں گے۔ مخالف دھڑوں کی آپس میں جنگ بندی نہیں ہو سکتی ایران اور پاکستان خاص طور پر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ افغانی آپس میں لڑنے کی بجائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر تعمیر وطن کریں لیکن افغانستان کے اندرونی مسائل کچھ اتنے الجھ گئے ہیں کہ مستقبل قریب میں۔ افغانستان کو استحکام حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔

☆☆☆☆☆

اسلامی کانفرنس / کشمیر بوسنیا

اقوام متحدہ سے موتمر عالم اسلامی نے کہا ہے کہ بوسنیا کے سلسلے میں وہ مضبوط اور فیصلہ کن کردار ادا کرے ایک پریس کانفرنس کے موقع پر عالمی اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اقوام متحدہ کے علاوہ اسلامی ممالک کو بھی چاہئے کہ وہ بوسنیا اور کشمیر کے سلسلے میں فیصلہ کن کردار ادا کریں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ آئندہ چند ہفتوں میں بھارت پاکستان پر حملہ کر سکتا ہے اور وہ یہ حملہ اس لئے کرے گا۔ کہ دنیا کی توجہ کو مقبوضہ کشمیر کے حالات سے ہٹائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان جب پاکستان سے گفت و شنید کے لئے تیار ہوتا ہے تو وہ دراصل اس مسئلے کو تاخیر میں ڈالنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ٹیکس کی ادائیگی

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ ہر حکومت کے لئے ٹیکس کی وصولی اشد ضروری ہوتی ہے۔ اگر ہر شخص واجب الادا ٹیکس وقت پر ادا کر دے تو ترقیاتی سکیموں کو بہتر طور پر چلایا جا سکتا ہے۔ حکومتیں وقفہ وقفہ کے بعد ٹیکسوں پر غور بھی کرتی رہتی ہیں اور ان میں ضرورت کے مطابق اضافہ بھی کرتی ہیں۔ پاکستان میں ایک عرصہ سے یہ شکایت چلی آ رہی ہے۔ کہ بہت سے لوگ واجب الادا ٹیکس ادا نہیں کرتے اور جب ترقیاتی سکیموں کا ذکر ہوتا ہے تو یہ بات سامنے آتی ہے' کہ اگر لوگ پوری طرح ٹیکس ادا کریں تو ملک کو بہتر طریق پر چلایا جا سکتا ہے۔ اور عوام الناس اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کا دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ ٹیکس وصول کرنے کا طریق بھی بہتر ہونا چاہئے اور اس کے لئے کوشش بھی پوری لگن کے ساتھ کی جانی چاہئے یہ بات بھی اکثر سامنے آتی ہے کہ ہمارا ٹیکس کا نظام خاص طور پر وصولی کا نظام زیادہ بہتر نہیں ہے۔ ہر شخص تک حکومت پہنچ نہیں پاتی اس طرح بہت سے لوگ ٹیکس دینے سے اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں۔ دیگر ممالک کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان کا ٹیکس اکٹھا کرنے کا نظام بہت سے ممالک سے پیچھے ہے حکومت یا تو پوری طرح کوشش نہیں کر پاتی یا اگر کوشش کر پاتی ہے تو اس کے نظام میں کوئی ایسی خامی ہے کہ پورا ٹیکس اکٹھا نہیں کیا جا سکتا ٹیکس کی ادائیگی ہم سب کے لئے قابل غور عمل ہے۔ اگر ہم ملک کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو ہم میں ہر شخص کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے حکومت کو بھی خلوص دل کے ساتھ ایسا نظام قائم کرنا چاہئے جس سے صحیح ٹیکس دینے میں کوئی مشکل بھی پیش نہ آئے۔

☆☆☆

جان لو کہ تم میں سے ہر ایک اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کے مال کو پسند کرتا ہے۔ تمہارا مال وہ ہے جو تم آگے بھیجتے ہو (صدقات وغیرہ) اور جو تم اپنے پیچھے چھوڑتے ہو وہ تمہارے وارث کا مال ہے۔

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

کماد کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ

کماد کی نقد آور فصل کے طور پر ہمارے ملک میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اور زمیندار کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثر کاشت کار بھائی اپنی سستیوں اور کوتاہیوں مثلاً فرسودہ طریق کاشت، کھادوں کا کم اور غیر مناسب شرح سے استعمال، مونڈھی فصل پر خاطر خواہ توجہ نہ دینا، وقت پر کاشت نہ کرنا، پرانی کم پیداواری صلاحیت والی اقسام کی کاشت، بیماریوں اور کیڑوں کی تلفی میں کوتاہی کی وجہ سے بہت کم پیداوار حاصل کرتے ہیں۔ حالانکہ ان تمام مسائل کا حل ڈھونڈ لیا گیا ہے اور جدید طریقہ ہائے کاشت دریافت کئے جا چکے ہیں۔ اچھی پیداوار دینے والی اقسام بھی معلوم کر لی گئی ہیں۔ بیماریوں سے بچاؤ کے لئے زہریں اور ادویات مہیا ہیں۔ کاشت اور گوڈی اور سپرے کے لئے مناسب آلات ایجاد کئے جا چکے ہیں۔ اور آسانی سے مارکیٹ میں مل سکتے ہیں۔ ضرورت صرف ان اصولوں کو اپنانے اور دریافت شدہ تدابیر و سفارشات پر عمل کرنے کی ہے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل چند نکات زمیندار اور کاشت کار بھائیوں کے فائدہ کے لئے دیئے جا رہے ہیں۔ امید ہے ہمارے زمیندار اور کاشت کار بھائی ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

سب سے پہلے زمین کے انتخاب اور اس کی تیاری پر خاص توجہ دینی چاہئے اس فصل کا عرصہ تمام سال پر محیط ہوتا ہے۔ بلکہ آئندہ سالوں کی مونڈھی فصل بھی انہی باتوں پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے گنے کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ بھاری میرا زمین کا انتخاب کیا جانا چاہئے۔ ہلکی، ریتلی، کلراٹھی یا سیم زدہ زمین میں کاشت سے آپ گنے کی اچھی فصل کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ گنے کی فصل کے لئے زمین کی تیاری میں چیزل ہل، مٹی پلٹنے والا ہل یا ڈسک پلاؤ کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے۔ گوبر کی کھاد اگر مہیا ہو تو ۱۰ سے ۱۲ گڈے فی ایکڑ ضرور ڈالیں۔ اور پھر کلٹیویٹر یا دیسی ہل اور سہاگہ سے اچھی طرح زمین تیار کریں حتیٰ کہ زمین بھربھری ہو جائے۔ کیونکہ تب ہی زیادہ شگوفے نکلیں گے جو کہ دراصل پیداوار بڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔

اگیتی اور بروقت کاشت دوسرا بنیادی عنصر ہے۔ وسط فروری سے وسط مارچ انتہائی موزوں وقت ہے۔ اگیتی کاشت کے لئے وتر طریقہ اپنائیں۔ لیکن گہری کھالیوں میں کاشت کا طریق زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر وافر پانی مہیا ہو تو کھیلیوں کا طریقہ بہتر پایا گیا ہے۔ کھیلیوں میں کاشت سے فصل میں گوڈی، تلائی اور مٹی چڑھانے کا عمل ٹریکٹر سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور رجر سے مٹی چڑھانی بھی بہت آسانی ہوتی ہے اور بعد میں پانی بھی صحیح طریق سے لگتا ہے۔ اور پانی کی بچت بھی ہوتی ہے۔ فصل گرنے سے کافی حد تک محفوظ رہتی ہے۔ گنے زیادہ صحت مند بنتے ہیں اور اسی وجہ سے پیداوار فی ایکڑ بڑھ جاتی ہے۔

صحیح وقت پر کاشت کے بعد بیج کی شرح اور اس کی کوالٹی سب سے زیادہ اہم ہے۔ صحیح وقت پر کاشت کے لئے چالیس ہزار دو دو آنکھوں والی پوریاں ڈالنی چاہئیں۔ البتہ کاشت میں تاخیر کی صورت میں اس مقدار میں مناسب اضافہ کر لینا چاہئے۔ پودوں کی پوری تعداد ہی پیداوار کی ضامن ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کم یا ناقص بیج کی وجہ سے پودوں کی تعداد کم رہ جائے تو لازمی طور پر پیداوار کم ہو گی۔ بیج کو کاشت سے قبل دوائی میں بھگو کر کاشت کیا جائے۔ یہ معمولی خرچہ آپ کی فصل کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا باعث ہو گا۔ بیج کو بوتے وقت اس پر مٹی کی بہت ہلکی تہہ آنی چاہئے۔ سہاگے کی بجائے اگر ہاتھ یا پاؤں سے مٹی ڈالی جائے تو اگاؤ بہتر ہو گا۔ اور زیادہ شگوفے پھوٹیں گے۔ مٹی زیادہ چڑھانے کی صورت میں اگاؤ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

گنے کی فصل کی صورت میں کم پیداوار کی بڑی وجہ پانی کی کمی ہوتی ہے۔ زمیندار عام طور پر مہیا پانی کا خیال نہیں رکھتے اور زیادہ رقبہ کاشت کر لیتے ہیں۔ اور بعد میں فصل پانی کی کمی کی وجہ سے کم پیداوار دیتی ہے۔ سخت گرمیوں میں پانی کا وقفہ ۹-۱۰ دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ پانی کی کمی کا مقابلہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱- مہیا پانی کے مطابق کماد کاشت کریں۔

۲- فصل اگیتی کاشت کی جائے۔ شدید گرمی سے پہلے فصل اچھی طرح نشوونما پا چکی ہو تو خشک سالی کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکتی ہے۔

۳- پانی کے ضیاع سے بچنے کے لئے کیارے چھوٹے بنائے جائیں۔

۴- ہر پانی کے بعد گوڈی یا تلائی کریں۔

۵- کھیت کو اور پانی کے کھالوں کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔

۶- اگر پانی کم ہو تو ایسی اقسام کاشت کریں جو پانی کی کمی کو برداشت کرنے کی بہتر صلاحیت رکھتی ہوں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی میں اگر کوتاہی کی جائے تو پیداوار میں ۲۵ فیصد تک کمی ہو سکتی ہے۔ اگاؤ سے ۶۰-۷۰ دن کا عرصہ جڑی بوٹیوں کے تدارک کے لئے نہایت اہم ہے۔ اگر گوڈی کے وسائل میسر ہوں تو گوڈی، تلائی کو ترجیح دیں۔ تاہم ادویہ کا سپرے قدرے سستا پڑتا ہے۔ لیکن ان ادویات کے استعمال میں احتیاط لازم ہے۔ سفارش کردہ مقدار سے زیادہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ دوائیوں میں گیزاپیکس کومبی ایک اچھی دوا ہے۔

گنے کی پیداوار میں اسی فیصد حصہ زرعی عوامل کا ہوتا ہے اور بیس فی صد حصہ بیج کی بہتر اقسام کا۔ جو کاشتکار صحیح زرعی عوامل استعمال کرتے ہیں وہ دو ہزار من فی ایکڑ تک گنے کی پیداوار حاصل کرتے ہیں۔ اچھی پیداوار کے لئے گہرا ہل چلانا چاہئے۔ اور پھر زمین کو مناسب وتر میں ہل سہاگہ سے اچھی طرح تیار کیا جائے کہ زمین بالکل بھربھری ہو جائے۔ صحیح وقت پر اگیتی کاشت کا اہتمام کیا جائے۔ بیج صحت مند ہو جس کو دوائی میں بھگو کر کاشت کریں۔ بیمار سے چن کر نکال دیں بیج کی پوری مقدار ڈالنے کا خاص خیال رکھیں۔ کاشت کھیلیوں پر کی جائے۔ کھاد ساتھ ہی ڈال دیں۔ اور جڑی بوٹیوں کے تدارک کے لئے ادویات کا استعمال کریں تو اسی فیصد کام مکمل ہو جاتا ہے۔ مئی جون کے گرم مہینوں میں آب پاشی کا وقفہ کم کر دیں۔ لیکن بارشوں کی صورت میں یہ وقفہ بڑھا دیں۔ ویسے گنے کو ضرورت سے زیادہ پانی دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سے گنے کی فصل کے گرنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں پر عمل کرنے سے گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

بچیوں کی نظریں بدلنے لگتی ہیں جب ان کے بالوں کے انداز ان کے کپڑوں کے انداز، ان کی مسکراہٹیں، ان کی دلچسپیوں کے انداز ظاہر ہو جاتے ہیں اور آپ کو پتہ لگ جاتا ہے کہ انہوں نے اپنا رخ بدل لیا ہے، اس وقت اگر آپ کچھ کریں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ دعاؤں کے نتیجہ میں کچھ نہ کچھ تو ضرور ہو سکتا ہے لیکن میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایسے بچوں کے حق میں دعائیں نسبتاً کم قبول ہوتی ہیں اور ایسے بچوں کے حق میں زیادہ قبول ہوتی ہیں جن کی ماؤں کی دلی تمنا ان کو نیک رکھنے کی ہوتی ہے۔

چنانچہ بہت سی ایسی بچیاں مجھے دکھائی دیتی ہیں جن کو دیکھ کر مجھے خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کی اچھی تربیت نہیں ہوئی اور وجہ یہ ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے ان کو اسی ماحول میں اسی انداز میں بڑے ہوتے دیکھا ہے اور پرواہ نہیں کرتے بلکہ بعض ان میں سے اپنی جہالت کی وجہ سے فخر محسوس کرتے ہیں، بعض کا معاشی پس منظر کمزور ہوتا ہے اور علمی پس منظر کمزور ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک احساس کمتری کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے بچوں کو نئے نخروں کے ساتھ بلند ہوتے دیکھتے ہیں، زیادہ اچھے تلفظ سے انگریزی بولتے دیکھتے ہیں اور ایسے لباس پہنتے دیکھتے ہیں جو انہوں نے خواب و خیال میں بھی کبھی نہیں دیکھے تھے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بچے تو بڑے زبردست بن رہے ہیں، بہت ماڈرن اور عظیم الشان بچے ہیں۔ ہم تو پتہ نہیں کس گھورے میں پڑے رہے تھے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس کے ساتھ ساتھ وہ ان کے بچے نہیں رہتے بلکہ کسی اور کے بچے بن رہے ہوتے ہیں۔ اور جب ان کو احساس پیدا ہوتا ہے اس وقت تک وہ کسی اور کے بن چکے ہوتے ہیں اور مثال ایسی ہے جیسے احمدی ماں باپ کے گھر بچے پیدا ہوں، ان کے اخراجات پر تعلیم حاصل کریں اور آخر جب جوان ہوں تو غیروں کے ہو چکے ہوں تو آپ یہ بچے کس کے لئے پال رہی ہیں؟ محمد مصطفی ﷺ کے لئے یا شیطانی طاقتوں کے لئے اور دنیا پرستی کے لئے۔ آپ کی تو ساری دولت ہی اولاد ہے۔ یہی تو آپ کا مستقبل ہے۔ اگر اس کی اداؤں سے آپ واقف ہی نہیں کہ یہ ادائیں کیسی ہیں اور کدھر لے کے جا رہی ہیں تو پھر آپ کو تربیت کا کوئی سلیقہ نہیں ہے۔

تیرے بھائی کے چہرے کا تبسم تیرے لئے صدقہ ہے تیرا نیکی کرنے کا۔۔؟ اور بری باتوں سے روکنا تیرے لئے صدقہ ہے گم گشتہ کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے راستہ سے پتھر کانٹا ہڈی وغیرہ دور کرنا بھی صدقہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد طاہر انسپکٹر تحریک جدید کے والد کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ شہر بانو صاحبہ زوجہ سید غلام مرتضیٰ صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۱۰ نے ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی سے ۱۹۶۰ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد کوئی رابطہ نہیں رہا۔ لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

○ مکرمہ ثریا سلیم احمد صاحبہ زوجہ کمانڈر محمد سلیم احمد وصیت نمبر ۱۹۹۴۴ نے ماڑی پور کراچی سے ۱۹۷۰ء میں وصیت کی تھی۔ اب موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت خادم بیت الذکر

○ گوجرانوالہ کے لئے ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ اس کو سنگل رہائش، سائیکل اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔ خواہش مند اپنے امیر صاحب یا حلقہ یا جماعت کے صدر سے تصدیق کروا کے تشریف لائیں۔

معذرت

○ مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح واقف زندگی دفتر مال آمد لکھتے ہیں۔ مورخہ ۲۱۔ دسمبر ۹۳ء کے اخبار الفضل میں محترم چچا جان ماسٹر محمد انور صاحب کے ذکر خیر میں ان کے بچوں کے ساتھ ان کی بڑی بیٹی عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سردار محمد عاشق طیب صاحب مکان نمبر ۱۵/۱۹ محلہ دار الیمن ربوہ سابق کارکن دفتر محاسب کا ذکر ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس فروگذاشت پر دلی معذرت خواہ ہوں۔

مستحق ذہین طلبہ کے لئے "شعبہ امداد طلبہ" میں اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

کراچی میں خدمت خلق

○ ۹۔ دسمبر ۹۳ء کو فیڈرل بی ایریا کراچی میں واقع بنگالی پاڑے میں ہولناک آتشزدگی سے قریباً سات سو جھونپڑیاں جل گئیں۔ دیگر مالی نقصان کے علاوہ متعدد افراد بھی جل کر ہلاک ہو گئے مجلس نارتھ کراچی کے قائد صاحب اور ناظم خدمت خلق نے مجلس عاملہ کے اجلاس میں امدادی کارروائیوں کا منظم پروگرام تشکیل دیا اور محترم صدر صاحب حلقہ کی راہنمائی اور تعاون سے فوراً کام کا آغاز کر دیا گیا۔

بیس خدام نے تین دنوں میں گھروں سے کپڑے اور ادویات اکٹھی کیں اور پندرہ خدام نے ان کپڑوں کی پیکنگ کی جن میں سویٹرز، کوٹ، جیکٹس، شلوار قمیض، گرم چادریں، کمبل، رضائیاں، جوتے اور بچوں کے کپڑے شامل تھے۔ پانچ خدام اور ایک انصار کی مدد سے مندرجہ بالا ۷۹۱۵ کپڑے ۱۹۰ ضرورت مند گھرانوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور اسی روز طبی امدادی کیمپ کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں تین احمدی ڈاکٹرز، ایک ڈسپنسر، بارہ خدام اور دو انصار نے شرکت کی۔ میڈیکل ٹیم کے علاوہ دیگر اراکین وفد مریضوں سے اظہار ہمدردی، بیمار پرسی اور طبی معائنہ کے لئے راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ ۲۳۲ مریضوں کو طبی مشورہ دیا گیا اور انہیں تین روز کی ادویات بھی مفت فراہم کی گئیں۔ نیز ۱۵۲ امراض چشم کے مریضوں کو پندرہ روز کے لئے ضروری ادویات مہیا کی گئیں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

فقہ احمدیہ کی نظرثانی

○ فقہ احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو عبادات اور نکاح و طلاق اور وراثت کے مسائل پر مشتمل ہیں۔ بعض احباب کے توجہ دلانے پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان پر نظرثانی کا ارشاد فرمایا ہے۔

علماء سلسلہ، پرسنل لاء پر عبور رکھنے والے جماعت کے وکلاء و دیگر اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ ہر دو جلد فقہ احمدیہ کا مطالعہ کر کے ان میں جو حصہ قابل اصلاح خیال فرمائیں اس کی نشاندہی فرمائیں۔ لیکن محض اپنا ذاتی تبصرہ دے دینا کافی نہ ہو گا بلکہ اپنی رائے کی تائید میں شرعی دلائل بھی مکمل تحریر فرمائیں۔

امید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ایک ماہ کے اندر اپنے تبصرے دفتر ناظم دار الافتاء ربوہ میں بھجوا دیں گے۔

(ناظم دار الافتاء)

ضروری اعلان

○ امراء اضلاع و صدران و مربیان سے عرض ہے کہ آپ توسیع اشاعت الفضل کے لئے احباب جماعت کو تلقین فرمائیں۔ کہ ہر صاحب استطاعت الفضل اخبار خود خرید کر پڑھے۔ مینیجر روزنامہ الفضل

بقیہ صفحہ ۴

کامیاب ہوں گے۔

آخر میں اس نوجوان نے بوسنین زبان میں اپنے ہم وطنوں کے لئے چند کلمات کہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے مکرم یحییٰ صاحب کو کہا کہ ہم سب کی طرف سے بوسنین کو سلام کہیں۔ ان کی بہت خدمت کریں۔ اور مستقل تعلقات کی بنیاد رکھیں۔ مکرم احمد یحییٰ صاحب نے آخر میں دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد مکرم صفدر علی صاحب نے میونخ جرمنی سے حضرت صاحب کو فون کیا اور بتایا کہ ہم ابھی زاغرب سے آئے ہیں ہم نے اپنا سفر بریڈ فورڈ سے شروع کیا تھا اور گزشتہ جمعہ کو علی الصبح لندن سے روانہ ہوئے تھے۔ ہم اپنا امدادی سامان جو پانچ ٹرکوں پر مشتمل تھا زاغرب کے بوسنین میں تقسیم کر آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو اس بات کا پتہ نہیں ہے۔ مکرم صفدر علی صاحب نے کہا کہ ہاں وہ لاعلم ہیں اب ہم مزید سامان۔ یہاں لے کر جائیں گے۔ اور ان سے رابطہ کریں گے۔

اب چونکہ پروگرام کا وقت ختم ہو رہا تھا اس لئے حضرت صاحب نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا اور آخر میں فرمایا یہ بچے بہت اچھا کام کر رہے ہیں جرمنی نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ہر دسویں روز ان کا ایک ٹرک امدادی سامان لے کر جاتا تھا۔ اب برطانیہ کی جماعت بھی مستعد ہوئی ہے اور خوب کام کر رہی ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے اہل بوسنیا کے طریق پر خدا حافظ کرتے ہوئے کہا۔ اللہ امانت۔

مبارک صد مبارک
۱۲ گھنٹے نشریات مبارک ہوں

۸/ مکمل ڈش انٹینا مع امپورٹڈ ریسیور ۹۵۰۰/-
۸/ مکمل ڈش انٹینا مع پاکستانی ریسیور ۶۵۰۰/-

نیز ہر سائز کی ڈشیں ہول سیل میں دستیاب ہیں

ٹی وی پوائنٹ
فون: دفتر ۳۰۸۰۶ رہائش: ۶۸۰۳۰۷۳
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد

خبریں

ربوہ: 10- فروری- 1994ء
سردی میں قدرے کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف بھارتی مہم پر پاکستان نے شدید احتجاج کیا ہے۔ بھارت تیزی سے ایشیا کا مرد بیمار بنتا جارہا ہے۔ اپنی ظالمانہ پالیسیوں کے دفاع کے لئے اس کے پاس گالی گلوچ کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کو داخلی تضادات کی وجہ سے درجن سے زائد علاقوں میں بغاوت اور شورش کا سامنا ہے اور اس کے اس قسم کے بیانات کشمیر کے بارے میں اس کی پریشانی ظاہر کرتے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے کپاس کی قلت کے بحران کو حل کرنے کے لئے روئی اور دھاگہ کسی ڈیوٹی کے بغیر درآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اور مصنوعی ریشے اور سوتی دھاگے پر درآمدی ڈیوٹی کم کردی ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملک سے فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے عوام کو امن و امان اور انصاف مہیا کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ موجودہ حالات میں حکومت اور اپوزیشن دونوں بھائی چارے کا مظاہرہ کریں انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دینے والے عناصر خواہ کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں ان کے خلاف قانون حرکت میں آئے گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ سرحد اسمبلی میں پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں کو ۵۱ ارکان کی حمایت حاصل ہوگئی ہے جن کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسمبلی ہال تک پہنچانے کی تجویز زیر غور ہے۔ جبکہ فوج اور ملیشیا کے جوان اسمبلی کی نگرانی کریں گے۔ اور امن و امان کے انتظامات کی نگرانی کریں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی صوبہ سرحد میں عدم اعتماد سے باز آجائے ورنہ مرکز سے محترمہ کا پتہ بھی صاف ہو جائے گا۔ بے نظیر نے ہمارے مضبوط قلعہ پر حملہ کیا ہے لیکن مسلم لیگ اور اے این پی اسے فتح کرنے کی کارروائی ناکام بنا دیں گے۔

○ اے این پی نے دھمکی دی ہے کہ سرحد اسمبلی کے ارکان کو لانے والا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیں گے۔ اور اے این پی کے ۵۰ ہزار مسلح کارکن اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وفاقی فورسز کو استعمال کیا گیا تو ہم بھرپور مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے خانہ جنگی کی آگ بھڑکا دی ہے۔ ہم گورنر کو انتظامی اختیارات ہاتھ میں نہیں لینے دیں گے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ اے این پی کی دھمکیوں کے جواب میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے بھی منظم ہونا شروع کردیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن فیصل صالح حیات نے مشیر اعلیٰ پنجاب کے عہدہ سے دستبرداری کے بعد کہا ہے کہ میں پنجاب کی سیاست سے دست بردار نہیں ہوا بلکہ مجھے نئی صوبائی ذمہ داریاں مل گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ فیصلے سے مطمئن ہیں۔ جن مقاصد کے لئے وہ پنجاب بھیجے گئے تھے وہ پورے ہوگئے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ فیصل صالح حیات کی واپسی ایک سیاسی فیصلہ ہے جس سے پیپلز پارٹی کے خلاف ایک محاذ بند کر دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) بظاہر خوش ہے لیکن سیاسی بحران حل ہونے پر اندر سے پریشانی کا شکار ہوگئی ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ سید فیصل صالح حیات کے استعفیٰ میں میرا کوئی کردار نہیں ہے۔ میں نے تو صرف دعا کی تھی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کوآپریٹو لیکویڈیشن بورڈ کو ان کی حکومت کی طرف سے پیش کردہ پیکیج پر فوری عمل درآمد کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ تمام مرحلے وار ادائیگیاں رواں سال کے دوران مکمل کرلی جائیں۔

○ بابری مسجد کی شہادت کے مجرم اور ہندو بنیاد پرست جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے اہم رہنما کالہ بچہ کو کان پور میں بم مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جس کے بعد ہندو مسلم فسادات شروع ہوگئے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے کان پور شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

○ سینٹ کی ۴۱ نشستوں پر الیکشن کے شیڈول کا اعلان ۱۲- فروری کو کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے پنجاب اور سندھ کے وزرائے اعلیٰ کے خلاف بیک وقت عدم اعتماد کی تحریکیں پیش کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور اس سلسلے میں مسلم لیگ کے تینوں دھڑوں کو یکجا کرنے کے لئے شہباز شریف کو محمد نواز شریف نے پیر پگاڑا اور حامد ناصر چٹھہ سے مذاکرات کے لئے مامور کیا ہے۔

○ سندھ میں بلدیاتی انتخابات کے امیدواروں کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ نیز بلدیاتی انتخابات ۱۹۹۵ء میں جماعتی بنیادوں پر کرانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پرنسپل ایڈوائزر پنجاب کے عہدہ سے دست بردار ہونے والے سید فیصل صالح حیات کو وفاقی کابینہ میں شامل کرکے بلدیات اور دیہی ترقی کا محکمہ دیا جا رہا ہے۔

○ فیصل آباد میں دو مذہبی گروپوں کے درمیان مسلح تصادم ہوگیا جس کے نتیجہ میں ایک نوجوان ہلاک اور چوتھی جماعت کی ایک طالبہ زخمی ہوگئی۔ فائرنگ ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔

بقیہ صفحا

مجسٹریٹ نے اپنے حکم نامے میں لکھا ہے کہ ربوہ شہر کی حدود میں کھیلوں کے مقابلے منعقد ہو رہے ہیں جس پر کافی لوگ معترض ہیں اس طرح نقص امن کا شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ لہٰذا مقابلہ جات بند کرا دیئے جائیں۔

ان کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے ملک کے کونے کونے سے احمدی نوجوانوں کی مختلف ٹیمیں ربوہ آئی ہوئی تھیں۔ اور اتھلیٹکس کے مقابلوں کے علاوہ والی بال، کبڈی، باسکٹ بال، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس اور فٹ بال کے مقابلے بھی منعقد ہو رہے تھے۔ گذشتہ کئی سال سے یہ کھیلوں کے مقابلے امن و امان سے منعقد ہو رہے تھے اور کبھی بھی نقص امن کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا تھا۔

احباب کی خدمت میں بغرض اطلاع یہ تفاصیل پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست ہے۔

خالد ہسپتال
میں مندرجہ ذیل اسامیاں
خالی ہیں
۱- لیڈی ڈاکٹر ایم بی بی ایس تجربہ کم از کم ایک سال
۲- فی میل نرس
۳- میل نرس
بالمشافہ یا مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں
۳۳- شکور پارک ربوہ
فون: ۲۱۲۰۳۴ ۹۵۳

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر رابعہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

لاہور کے احباب کیلئے خوشخبری
ٹاپ ٹیوٹرز (ٹیوشن سنٹر)
لندن 'O' لیول سینئر [illegible] اور جونیئر کیمبرج
میٹرک، ایف ایس سی، سائنس اور ریاضی
کیلئے لوکل اور فارن کوالیفائڈ اور تجربہ کار
ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی
پتہ 51-F گلبرگ II کینال پارک لاہور
TOP TUTORS

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۳۱۹۸۰ - ۷۲۲۳۲۰۴
۷۲۳۱۶۸۱

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۱۲۱- ہال روڈ- لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲
۷۲۶۵۰۸